

زیادہ وعظ کرنے کی اجازت طلب کی، جس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک اور دن کی اجازت دے دی۔“ (تاریخ دمشق للخطیب البغدادی: 81/80/11)

تجزیہ :

اس روایت کی سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ:

- ① امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ ”مدلس“ ہیں۔
 - ② حمید بن عبد الرحمن بن عوف کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔
 - ③ عبد اللہ بن نافع صانع کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
- ثِقَّةٌ، صَحِيحُ الْكِتَابِ، فِي حِفْظِهِ لَيْنٌ.
- ”یہ ثقہ راوی ہیں، ان کی کتاب میں لکھی ہوئی روایات صحیح ہیں، لیکن ان کے حافظے میں کمزوری ہے۔“ (تقریب التہذیب: 3659)

الحاصل : خطبہ جمعہ سے پہلے وعظ و تقریر کے نام پر بیان بے اصل اور بدعت ہے۔ مذکورہ دونوں روایات کا جمعہ سے پہلے مروجہ وعظ سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر ان میں سے کوئی ثابت بھی نہیں۔

(سوال ۳) : کیا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا «يَا رَبِّ، فَاجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةٍ

مُحَمَّدٍ» (اے میرے رب! مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کر دے) کہنا ثابت ہے؟

(جواب) : موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب یہ روایت بالکل بھی ثابت نہیں۔

یہ روایت امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب دلائل النبوة (1/68/69 ح: 31) اور تاریخ ابن عساکر (119/61) میں مذکور ہے۔

اس کی سند سخت ”ضعیف“ ہے، کیونکہ:

① اس کا راوی جبارہ بن مغلس جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

✽ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ”کذاب“ قرار دیا ہے۔

✽ امام ابو زرعة رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُوضَعُ لَهُ الْحَدِيثُ، فَيَحْدِثُ بِهِ، وَمَا كَانَ عِنْدِي مِمَّنْ يَتَعَمَّدُ الْكُذْبَ.

”اسے حدیث گھڑ کر دی جاتی اور وہ اسے بیان کر دیتا تھا۔ میرے نزدیک یہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا، جو جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 550/2)

✽ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ”متروک“ قرار دیا ہے۔

(سؤالات البرقاني للدارقطني: 750)

② اس کے راوی ربیع بن نعمان کے بارے میں خود امام ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں: وَفِيهِ لِينٌ. ”اس میں کمزوری ہے۔“

(دلائل النبوة: 69/1)

الحاصل: مذکورہ روایت سخت ”ضعیف“ ہے، لہذا اس سے یہ ثابت کرنا

درست نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی دُعا کی تھی۔

سوال (۴): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب یہ روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

«لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا؛ لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي».

”اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے، تو ان کے لیے بھی میری پیروی کے بغیر کوئی